٥ ٢.٣٥

حیاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بچّوں کے لیے

۵

اوّلین مسلمان

خانہ فرہنگ جمہوری اِسلامی ایران۔ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

(یقیناً تمہاری طرف تم ہی میں سے رسول خدا تشریف لائے۔ ان پر ہر وہ چیز گراں ہے جو تمہیں تکلیف دے اور تمہاری بھلائی کی انہیں بہت آرزو ہے۔ وہ مومنین پر بہت ہی کریم اور مہربان ہیں۔)

سیرت طیبہؐ پر بہت سی کتابیں مختلف اوقات میں مختلف علماء نے تحریر فرمائی ہیں جن میں حضور علیہ السّلام کی فعّال اور پُرعمل مقدّس زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے لیکن پھر بھی بہت کم مسلمان عوام آپ کی پاکیزہ زندگی کے نشیب و فراز سے آگاہی رکھتے ہیں۔

اس مقصد کے پیش نظر ہم حیاتِ پاکِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو سادہ زبان میں تصویروں کے ساتھ مزیّن کر کے سلسلہ وار شائع کر رہے ہیں تاکہ جہاں بچّوں کے لیے بالخصوص مفید اور دلچسپ ثابت ہو وہاں اُن بزرگوں کے لیے روشنی بخش ہو جو گہرے مطالعے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری اس کوشش میں اللہ تعالےٰ کی توفیق ہمارے شامل حال ہوگی اور سیرتِ اقدس کی عمومی اشاعت کے لیے اُٹھایا ہوا ہمارا یہ چھوٹا سا قدم کامیاب ہوگا۔

قارئین کرام سے اپنی مفید اور قیمتی آراء سے نوازنے کی استدعا ہے۔

وما توفیقی إلّا باللہ علیہ توکلتُ وإلیہ أُنیب

مدیر

خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران

کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والسّابقون السّابقون

اولئك المقرّبون

اور وہ لوگ جو سب پہلے ایمان لائے

وہی حقیقت میں مقربان بارگاہ الٰہی ہیں ——

(۱)

قبیلہ قریش شدید قحط سے دوچار تھا اور آپؐ کے چچا جناب ابو طالب جو کثیر العیال تھے تنگدستی میں زندگی گذار رہے تھے۔ آپؐ کو بچپن میں تیمی کے دوران اپنے جاں نثار چچا کی محبتیں اور شفقتیں یاد تھیں فکر کرنے لگے کہ کس طرح چچا کی مدد کریں اور تنگدستی سے انہیں نجات دیں۔ آخر کار اپنے دوسرے چچا جناب عباس کے پاس گئے اور ان سے کہنے لگے۔

"آپ جانتے ہیں کہ آپ کے بھائی تنگدستی میں گذر اوقات کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس آڑے وقت میں ان کی مدد کرنی چاہیے۔ اس کے لیے میری تجویز یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک ان کے ایک فرزند کو اپنی سرپرستی میں لے لے۔"

دونوں جناب ابو طالب کے پاس گئے اور اُن سے کہنے لگے۔

"ہم چاہتے ہیں کہ آپ کا بوجھ ہلکا کریں اور آپ کے فرزندوں کو اپنی سرپرستی میں لے لیں۔"

جناب ابوطالب اپنے بیٹوں میں سے عقیل کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ کہنے لگے۔

"عقیل کو میرے پاس رہنے دو اور دوسروں کے بارے میں جو چاہو کرو۔"

چنانچہ آپ نے اپنے چچا زاد بھائی علیؑ ابن ابی طالب کو اور عبّاس نے جعفر بن ابی طالب کو اپنی اپنی سرپرستی میں لے لیا۔

علیؑ نے آپؐ کے گھر میں پرورش پائی اور آپ ہی کے زیرِ تربیت رہے۔

(۳)

جناب خدیجہؑ سب سے پہلی خاتون تھیں جنھوں نے اسلام قبول کیا اور اپنے عظیم شوہر پیغمبرِ خداؐ کی تصدیق کی اور جب کبھی نبی علیہ السّلام نماز پڑھتے وہ بھی علیؑ کے ساتھ آپ کے پیچھے کھڑی ہو جاتیں مدتوں یہ تینوں لوگوں کی نظروں سے دور اور تنہائی میں اس انداز میں خدا کی عبادت کرتے رہے۔

(۳)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور علی علیہ السّلام مکہ کے پہاڑوں کی طرف گئے ہوئے تھے کہ دنیا کی نظروں سے دور رہ کر اللہ تعالےٰ کی عبادت کریں۔ ایک دن وہ عبارت میں مشغول تھے، کہ دفعتاً جناب ابوطالب وہاں پہنچ گئے اور ان کو نماز میں مصروف پایا۔ پوچھنے لگے۔

"اے برادرزاد! یہ کونسا دین ہے جس پر عمل پیرا ہو؟" آپ نے جواب دیا:

"یہ دین اللہ، اس کے فرشتوں، اس کے انبیاء، اور ہمارے دادا جناب ابراہیم علیہ السّلام کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس دین کے ساتھ انسانوں کی طرف بھیجا ہے اور آپ سب سے پہلے شخص ہیں جنھیں یہ دین قبول کرنا چاہیے اور میری دعوت پر لبیک کہنا اور میری مدد کرنا چاہیے۔"

اس کے بعد جناب ابوطالب نے حضرت علیؑ کی طرف رُخ کیا اور کہا:

"اور تم"؟ علیؑ نے جواب دیا۔

"اباجان۔ میں اللہ کے رسُول پر ایمان رکھتا ہوں اور جو کچھ اللہ کے رسُول حکم دینگے اس کی تعمیل کروں گا۔"

جناب ابوطالب نے کہا:

"محمدؐ تمہیں صرف خیر ہی کی طرف لے جائیں گے۔ ہمیشہ ان کے ساتھ رہو۔"

اس طرح سے جناب ابوطالب نے بھی اسلام قبول کرلیا، گو اس کا اعلان نہیں کیا۔

(۴)

نبی علیہ السّلام کے چچا عباس بن عبدالمطلب کا تاجر دوست حج کے لیے مکہ آیا ہوا تھا۔ حج کے بعد وہ اپنے دوست عبّاس کے گھر کچھ سامان خریدنے کے لیے گیا۔

بات چیت کے دوران اس کی نظر اچانک ایک شخص پر پڑی جو نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔ پھر ایک چھوٹا سا لڑکا آیا اور اس کے پہلو میں آ کر نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اس کے بعد ایک عورت آئی جو ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے لگی۔ پھر اس مرد نے رکوع اور سجدہ کیا اور ان دونوں نے اس کی اقتدار کی۔

تاجر عباس کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا۔

"یہ کون سا دین ہے"؟ عباس نے کہا۔

"یہ میرے بھتیجے محمدؐ بن عبداللہ کا دین ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں نبی بنا کر بھیجا ہے۔ یہ عورت ان کی بیوی اور یہ لڑکا میرے دوسرے بھائی ابو طالب کا بیٹا علیؑ ہے"۔

(۵)

نبی علیہ السلام کی دعوت عرب کے طول و عرض میں محروم انسانوں کے کانوں میں پہنچ رہی تھی ۔ ابو ذر غفاری جو کہ ایک تجربہ کار اور جہاں دیدہ انسان تھے یہ خبر سُن کر بہت خوش ہوئے اور مکہ کی طرف چل دیئے ۔ مکہ پہنچ کر اِدھر اُدھر اپنے مقصود کو ڈھونڈھتے تھے کہ اچانک حضرت علی علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی اور جب آپؑ کو معلوم ہوا کہ ابوذر نبی علیہ السلام کی جستجو میں ہیں تو ان کی آمد کا مقصد سمجھ گئے اور بہت خوشی خوشی انہیں حضور علیہ السلام تک پہنچا دیا۔

ابو ذر نے بہت محبت و عقیدت کے ساتھ اپنا تعارف کرایا اور آپؐ سے محوِ گفتگو ہوئے آپ کے گذشتہ واقعات سُنے اور ان تکالیف وصعوبات اور آلام و مصائب کی جو آپ نے تبلیغ دین کی راہ میں برداشت فرمائے تھے بہت تعریف کی اور اسلام قبول کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ نبی علیہ السلام نے انہیں توحید و رسالت کی شہادت تعلیم فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے حضور نماز کی تلقین فرمائی ۔

ابوذر نے اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد انک رسول اللہ'' کہہ کر آپؐ کی بیعت کی ۔ کہتے ہیں کہ وہ تیسرے یا چوتھے انسان تھے جو اسلام لائے ۔

دوسرے دن صبح کے وقت ابوذر نے لوگوں کو خانہ کعبہ کے پاس اپنے گرد جمع کیا اور پوری جرأت و بے باکی سے کہنے لگے ۔

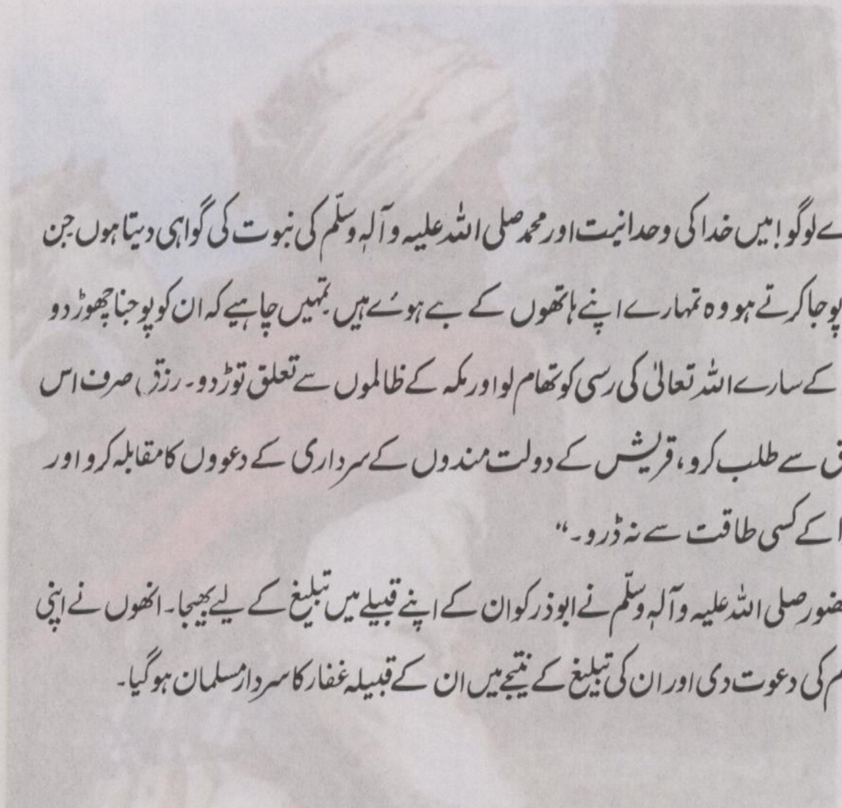

"اے لوگو! میں خدا کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے بے ہوئے ہیں۔ تمہیں چاہیے کہ ان کو پوجنا چھوڑ دو اور سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کی رسی کو تھام لو اور مکہ کے ظالموں سے تعلق توڑ دو۔ رزق، صرف اس ذات رازق سے طلب کرو، قریش کے دولت مندوں کے سرداری کے دعووں کا مقابلہ کرو اور سوائے خدا کے کسی طاقت سے نہ ڈرو۔"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر کو ان کے اپنے قبیلے میں تبلیغ کے لیے بھیجا۔ انھوں نے اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی اور ان کی تبلیغ کے نتیجے میں ان کے قبیلہ غفار کا سردار مسلمان ہو گیا۔

(۶)

مشرکینِ قریش ایک جگہ اکٹھے بیٹھے تھے اور نبی علیہ السّلام کے اثر، عیش وعشرت بھری دنیاوی زندگی کے انجام اور اپنی عظمت وبرتری جیسے موضوعات پر گفتگو کر رہے تھے۔

ابو سفیان نے ابو جہل کو مخاطب کر کے کہا۔

" مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہاری کنیز سمیہ کا بیٹا محمدؐ کی باتوں سے متاثر ہو کر اپنے آپ کو ہمارے سب خداؤں سے برتر سمجھنے لگا ہے۔ اپنے گھر میں اس نے ایک نماز خانہ بنا رکھا ہے اور"زندۂ بیدار" اپنا لقب رکھ لیا ہے۔ اب مسلمان ہو کر وہ محمدؐ کی پیروی کرنے لگا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ آیا یہ لونڈی کا بیٹا اپنے پہلے خداؤں کو خاطر میں بھی لاتا ہے یا نہیں یا کہ ان کو کم مرتبہ جاننے لگا ہے۔"

ابو جہل نے کہا۔

" اگر ہمارے غلام عمار نے گھر میں نماز خانہ بنایا ہے تو میرے چچا زاد " ارقم" نے بھی صفا میں اپنے گھر کو اسلام خانہ بنا لیا ہے اور یہ وہی جگہ ہے جہاں محمدؐ کی فعّال تبلیغ سے اسلام دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

(۷)

ایک رات جناب آمنہ بنت وہب والدہ ماجدہ نبی علیہ السّلام کے چچا "سعد" نے خواب میں دیکھا کہ وہ سخت اندھیرے میں چل رہے ہیں اور اردگرد کی کوئی بھی چیز نظر نہیں آرہی۔ اچانک آسمان میں چاند نمودار ہوتا ہے اور سب اندھیرا دور ہو جاتا ہے۔ جب وہ چاند کی طرف دیکھتے ہیں تو اس میں انہیں حضرت علیؑ، زید بن حارثہ اور اپنا ایک دوست بیٹھے ہوئے نظر آتے ہیں، وہ سب انھیں اشارے سے اپنے پاس بلا رہے ہیں۔ وہ ان سے پوچھتے ہیں۔

"آپ لوگ یہاں کب پہنچے ـ"؟ تو وہ جواب دیتے ہیں۔

"ابھی ابھی پہنچے ہیں"

سعد بیدار ہو کر بڑی دیر تک بستر میں لیٹے اس عجیب خواب پر غور کرتے رہے لیکن کوئی تعبیر اس کی ان کی سمجھ میں نہ آئی۔ صبح کے وقت وہی دوست جسے انھوں نے خواب میں دیکھا تھا ان کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

"محمدؐ پر آسمان سے وحی نازل ہوئی ہے کہ وہ اس امت کی طرف خدا کے نبی ہیں۔ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں میں خدائے واحد کی عبادت کے لیے تبلیغ کریں۔" سعد نے پوچھا:

" کیا وہ لات وعزیٰ کو باطل قرار دیتے ہیں"؟ اس نے جواب دیا۔

"وہ پوری آزادی کے ساتھ لوگوں کو بتوں کی پوجا سے باز رہنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اس تبلیغ کے عوض وہ کسی مال و دولت کے طالب نہیں کیونکہ خدیجہؓ کے سارے اموال اُنؐ کے تصرف و اختیار میں ہیں اور مرتبہ و مقام کے لحاظ سے وہ قریش کے درمیان بڑا رتبہ رکھتے ہیں۔"

اُنؐ کا پیام ان گونگے بہرے پتھر کے ٹکڑوں کی بندگی سے پورے طور پر آزاد ہو کر آسمان و زمین، بحر و بر، ستاروں، چاند، سورج، ہوا، چشموں اور دریاؤں کے پیدا کرنے والے کی بندگی اختیار کرنا ہے۔

یہ ایسی دعوت ہے کہ اللہ کے حضور میں بندہ و آقا کے درمیان سب فرق مٹا دیتی ہے اور صرف عقیدہ و عمل کو انسان کی عظمت و بزرگی کا معیار قرار دیتی ہے۔ اللہ اور بندے کے درمیان سیدھا راستہ کھولتی ہے۔ جس کے ذریعے ہر شخص اللہ تعالےٰ تک پہنچ سکتا اور اس سے قریب ذریعے ہو سکتا ہے۔

محمدؐ لوگوں کو محبت و دوستی، نیکی اور پرہیزگاری کی طرف بلاتے ہیں۔ اور ظلم و ستم اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے سے منع کرتے ہیں۔ اُنؐ کی یہ دعوت دین و دنیا کی نیک بختی اور ابدی سعادت کی ضامن ہے۔"

دوست کی باتوں سے سعد کے دل کے دریچے کھل گئے۔

انہوں نے پوچھا:

"کون کون انؐ کے دین میں داخل ہو چکا ہے؟" دوست نے جواب دیا:

"علیؑ بن ابی طالبؑ۔ ہیں اور زید بن حارثہ"

"سعد کو فوراً وہ خواب یاد آگیا جس میں علیؑ و زید اور اس دوست نے انہیں چاند میں اپنے پاس آنے کی دعوت دی تھی۔

وہ مطمئن ہو گئے کہ اللہ تعالےٰ کو ان کی ہدایت منظور ہے۔ پوچھنے لگے۔

"پیغمبرِ خدا کہاں ہیں؟" صحابی نے جواب دیا۔

"شعب اجیاد (مکہ سے باہر ایک جگہ) میں دنیا کی نظروں سے دور خدا کی عبادت میں مصروف ہیں"

سعد ان کے ساتھ نبی علیہ السّلام کی خدمت میں روانہ ہو گئے تاکہ توحید و رسالت کی گواہی دیکر مسلمانوں میں شامل ہو جائیں۔

بلال کا ایک دوست جو تازہ مسلمان ہوا تھا، ایک رات گھر سے باہر نکلا اور بلال کے گھر جا کر اس نے باہر سے انھیں آواز دی۔

بلال! بلال!!

بلال نے جو کہ حبشی غلام تھے دروازے کے پیچھے آکر پوچھا:

"کون ہو؟ کیا واقعہ ہوا کہ رات کے اس وقت میں آئے ہو؟"

ان کے دوست نے جواب دیا:

"بہت اہم خبر ہے۔"

بلال نے دروازہ کھول دیا اور کہا:

"وہ اہم خبر کیا ہے"؟ وہ کہنے لگا:

"اس اُمّت کے نبی نے ظہور کیا ہے؟" بلال نے پوچھا

"وہ کون شخص ہے"؟ اس نے جواب دیا:

"محمد بن عبداللہ (ص)"

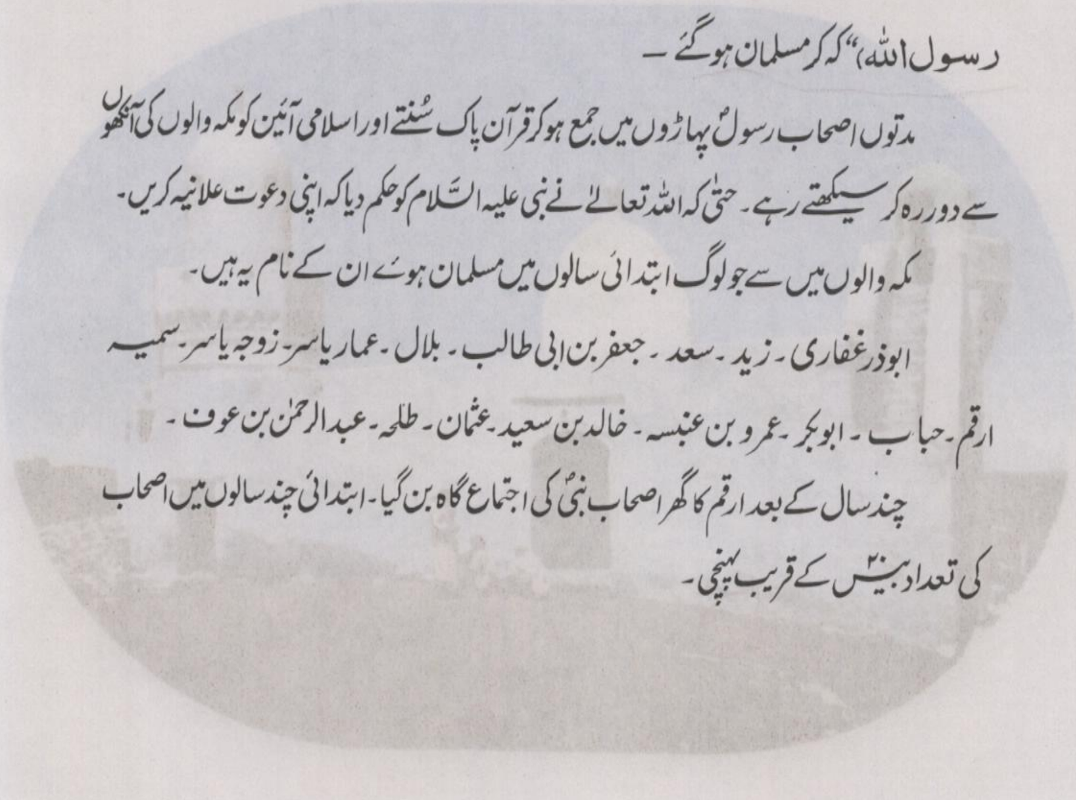

پھر وہ بلال سے باتیں کرنے لگا اور اس انداز سے اسلام کے اوصاف ان کے سامنے بیان کئے کہ بلال ایمان لے آئے اور "اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدؐ رسول اللہ" کہہ کر مسلمان ہو گئے۔

مدتوں اصحاب رسولؐ پہاڑوں میں جمع ہو کر قرآن پاک سُنتے اور اسلامی آئین کو مکہ والوں کی آنکھوں سے دور رہ کر سیکھتے رہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے نبی علیہ السّلام کو حکم دیا کہ اپنی دعوت علانیہ کریں۔

مکہ والوں میں سے جو لوگ ابتدائی سالوں میں مسلمان ہوئے ان کے نام یہ ہیں۔

ابوذر غفاری۔ زید۔ سعد۔ جعفر بن ابی طالب۔ بلال۔ عمار یاسر۔ زوجہ یاسر۔ سمیہ ارقم۔ حباب۔ ابوبکر۔ عمرو بن عنبسہ۔ خالد بن سعید۔ عثمان۔ طلحہ۔ عبدالرحمٰن بن عوف۔

چند سال کے بعد ارقم کا گھر اصحاب نبیؐ کی اجتماع گاہ بن گیا۔ ابتدائی چند سالوں میں اصحاب کی تعداد بیس ۲۰ کے قریب پہنچی۔